السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران سفر جو نماز رہ گئی، گھر آکر وہ پوری پڑھی جائے یا قصر ادا کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بایں طور پر نمازیں ادا کرتے تھے کہ اگر زوال آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر کے عصر کے ساتھ اور مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور اگر سفر کا آغاز زوال آفتاب یا غروب آفتاب کے بعد ہوتا تو عصر کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ اور عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرتے، پھر سفر شروع کرتے، دوران سفر نماز فوت ہونے کا کوئی واقعہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ صرف ایک دفعہ نیند کی وجہ سے صبح کی نماز فوت ہوئی تھی جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن چڑھے باجماعت ادا فرمایا۔ جن کوائف کے ساتھ نماز فوت ہوتی تھی انہی کوائف کے ساتھ اسے ادا کیا گیا، اسی طرح حضر میں غزوہ خندق کے موقع پر کچھ نمازیں فوت ہوئی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے بعد فوت شدہ نمازوں کو ادا فرمایا اور ادا کرتے وقت ترتیب کو ملحوظ رکھا، ان اشباہ و نظائر کو پیش نظر رکھتے ہوئے صورت مسئولہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ نماز جس حالت میں فوت ہوئی، ادا کرتے وقت اسی حالت کو پیش نظر رکھا جائے، مثلاً: ایک نماز سفر کی تیاری کے وقت فوت ہوگئی تو اس وقت چونکہ چار رکعت ادا کرنا تھی، اس لئے دوران سفر اس قسم کی فوت شدہ نماز کو چار رکعت کی شکل میں ہی ادا کیا جائے، اس کے لئے یہ مفروضہ قائم کرنا کہ قصر کی اباحت یا رخصت سفر کی وجہ سے تھی گھر پہنچ کر قصر کا سبب (سفر) ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اسے فوت شدہ نماز پوری پڑھنی چاہیے، محض سخن سازی ہے کیونکہ بات تو فوت شدہ نمازوں سے متعلق ہے اسے کس حالت میں ادا کرنا ہے دیگر نمازیں تو اہتمام سے ہی ہوں گی، کیونکہ ان کے لئے قصر کا سبب زائل ہو چکا ہے بہر حال فوت شدہ کو ادا کرتے وقت اس کے فوت ہونے کی حالت کو مد نظر رکھنا ہوگا۔ اگر اس پر قصر کرنا ضروری تھا تو قصر پڑھی جائے اور اگر پوری پڑھنا فرض تھی تو ادا کرتے وقت پوری پڑھی جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:118